سبق ۱۴ — پیامِ لطیفؒ

شاعر کا تعارف: شاہ عبدالطیف بھٹائیؒ (۱۶۸۹ء-۱۷۵۲ء)

شاہ عبدالطیف بھٹائیؒ کا شمار سندھ کی بزرگ ترین شخصیات میں ہوتا ہے۔ وہ سرزمینِ سندھ میں اپنے کردار و گفتار اور حسنِ عمل سے ایک دنیا کی فکری و روحانی تربیت اور فیوض و برکات کا باعث بنے اور اپنے سندھی کلام سے سندھ کو محبت، امن، رواداری اور بھائی چارے کا گہوارہ بنانے کی تعلیم دی۔ آپؒ کا آباد کردہ ریت کا ٹیلا "بھٹ" دنیا بھر میں بھٹ شاہ کے نام سے مشہور ہوا۔ آپؒ کی سندھی شاعری کا مجموعہ "شاہ جو رسالو" کے نام سے شائع ہوا جس کا منظوم اُردو ترجمہ شیخ ایاز نے کیا۔ شاملِ کتاب اقتباس "شاہ جو رسالو" کے ایک حصے سے مستعار چند اشعار کا منظوم اُردو ترجمہ ہے۔

شیخ ایاز (مترجم) (۱۹۲۳ء-۱۹۹۷ء)

شیخ ایاز، جن کا پورا نام شیخ مبارک علی ہے، کی جائے ولادت صوبہ سندھ کا شہر شکار پور ہے۔ آپ کے والدِ گرامی کا نام شیخ غلام حسین تھا جنھیں سندھی، فارسی اور اُردو زبانوں کے ساتھ بڑا لگاؤ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے گھر میں اُس زمانے کے معروف رسائل: "ہمایوں، ادبی دنیا اور نیرنگِ خیال" وغیرہ باقاعدگی سے آتے تھے۔

شیخ ایاز نے میٹرک تک کی تعلیم اپنی آبائی شہر شکار پور ہی میں حاصل کی۔ اس کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے کراچی چلے گئے لیکن ناسازگار حالات کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکے اور شکار پور لوٹ آئے اور حالات سازگار ہوتے ہی از سرِ نو حصولِ تعلیم کا ناتا جوڑا اور کراچی سے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور کراچی ہی میں پریکٹس شروع کر دی مگر بعد میں ترکِ سکونت کر کے سکھر آ گئے اور تادمِ واپسیں پریکٹس بھی وہیں کرتے رہے۔

آپ کا پہلا ادبی کارنامہ شکار پور سے ادبی رسالے "آگی قدم" کا اجرا تھا۔ شیخ ایاز کو اُن کی ادبی خدمات کی بنا پر حکومتِ پاکستان کی طرف سے "ہلالِ امتیاز" کا اعزاز دیا گیا۔ آپ نے کراچی میں وفات پائی مگر آپ کو شاہ عبدالطیف بھٹائی کے ساتھ بے پناہ عقیدت کی بنا پر اُن کے مزار کے نزدیک ہی سپردِ خاک کیا گیا۔

شیخ ایاز کا شمار جدید سندھی ادب کے بانیوں میں کیا جاتا ہے۔ آپ کو مزاحمتی ادیب، ترقی پسند شاعر اور سندھی صوفی بزرگ شاعر عبدالطیف بھٹائی کے منظوم مترجم کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

مرکزی خیال

اس پوری کائنات کا خالق و مالک و رازق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ جو شخص بھی اللہ اور رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لاتا ہے وہ دوسروں پر فوقیت حاصل کر لیتا ہے۔ افسوس کہ انسان دُنیا کی جھوٹی چمک دمک میں کھو چکا ہے۔

خلاصہ

اے ربِ رحیم تُو ہی اوّل و آخر ہے، تُو ہی قائم دائم ہے۔ صرف ہمیں تیرا ہی آسرا ہے۔ تیری جتنی بھی تعریف کریں کم ہے۔ تُو ہی اعلیٰ اور علیم ہے۔ تُو ہی واحد رازقِ کائنات اور سب جہانوں کا والی ہے۔ کامل ایمان کے ساتھ جس نے حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مرتبہ جانا تو اسے دوسروں پر فوقیت ملی۔ جس نے اس قادرِ مطلق کو وحدہٗ لاشریک جانا تو اس نے اپنی ہستی کو پہچانا۔ مَیں نے گوہرِ بے بہا کو چھوڑ کر اپنا دامن پتھروں سے بھر لیا۔ مَیں نے اپنی غفلت سے اس عہد کو توڑ دیا جو مالک کے ساتھ کیا تھا۔ اب میں کشتی طوفان میں گھری ہوئی ہے۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قائم		رازق	رزق دینے والا
قدیم	سب سے پرانا	ایمانِ کامل	اللہ اور رسولؐ پر مکمل ایمان
تمنا	خواہش، آرزو	فوقیت	دوسروں پر برتری
توصیف	تعریف، تحسین	واحدہٗ لاشریک	اللہ کی واحد اور یکتا ذات
شش جہات	اُوپر نیچے، دائیں بائیں، آگے پیچھے	سنگ ریزے	پتھر اور روڑے
عہد	وعدہ	گوہرِ بے بہا	بے شمار موتی
غفلت	لاپرواہی	معصیت	گناہ

اشعار کی تشریح

بند 1:

تیری ہی ذات اوّل و آخر — تُو ہی قائم ہے اور تُو ہی قدیم
تجھ سے وابستہ ہر تمنا ہے — تیرا ہی آسرا ہے ، ربِ کریم
کم ہے جتنی کریں تیری توصیف — تُو ہی اعلیٰ ہے اور تُو ہی علیم
والیِ شش جہات ، واحد ذات — رازقِ کائنات ، ربِ رحیم

تشریح: شاہ عبداللطیف بھٹائی سندھ کے صوفی شاعر تھے۔ ان کی شاعری انسان دوستی، محبت، امن، رواداری اور تصوف پر مبنی ہے۔ نصاب میں شامل یہ کلام کا منظوم اُردو ترجمہ سندھی کے معروف شاعر شیخ ایاز نے کیا ہے۔ تشریح طلب شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اے ربّ کریم! تیری ذات سب سے پہلے تھی اور آخر تک رہے گی۔ کائنات کی تخلیق سے بہت پہلے بھی تُو ہی تھا اور دُنیا کے ختم ہونے کے بعد بھی صرف تُو ہی رہے گا۔ ہماری ہر تمنا اور ساری اُمیدیں تیری ہی ذات سے وابستہ ہیں۔ ہم دنیا کے سب الفاظ بھی اکٹھے کر لیں تب بھی تیری تعریف مکمل نہیں ہو گی کیوں کہ تُو ہی سب سے اعلیٰ ہے اور تُو ہر شے سے واقف اور باخبر ہے۔ کائنات کی ہر چیز کو رزق بھی تیری ہی ذات سے ملتا ہے۔ تُو نہایت رحم کرنے والا یکتا ہے اور سب جہانوں کا والی ہے۔

بند 2:

ایمانِ کامل کے ساتھ جس نے بھی — دل سے مانا ، زبان سے جانا
جس کی خاطر بنی ہے یہ دُنیا — اس محمدؐ کا مرتبہ جانا
فوقیت اُس کو دوسروں پہ ملی — اپنی ہستی کو اُس نے پہچانا
جس نے اُس قادرِ حقیقی کو — وحدہٗ لاشریک ہے جانا

تشریح: جس کسی نے بھی پورے یقین کے ساتھ دل کی تمام تر سچائیوں سے حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذاتِ مبارک کا مقام و مرتبہ پہچانا اور یہ کہ یہ دنیا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خاطر ہی بنائی گئی۔ ربّ تعالیٰ نے اس کو دوسروں پر فوقیت عطا کی۔ اللہ کہتا ہے کہ اگر محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اس کائنات کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیے ہی سجایا گیا ہے اور وہی ہمارے نجات دہندہ ہیں۔ شاعر مزید کہتا ہے کہ جو شخص اپنی ذات کو پہچان لیتا ہے وہ اللہ کے ہونے کا راز جان لیتا ہے۔ جب اللہ کا عرفان حاصل ہو جائے تو اس انسان پر یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ انسان کتنا بے بس ہے اور ہر چیز کا مالک اور قادرِ مطلق بس صرف خدا ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ خدا کو پہچان لینے کے بعد خدا اس کا پیغام بھی سمجھ لیتا ہے اور یہی اس کی نجات کا رستہ ہے۔

www.ilmkidunya.com

بند 3:

سنگ ریزوں سے بھر لیا دامن گوہر بے بہا کو چھوڑ دیا

موجِ طوفانِ معصیت نے آہ! میری کشتی کے رُخ کو موڑ دیا

ہائے وہ عہد جس کو اے مالک! اپنی غفلت سے میں نے توڑ دیا

تشریح: نظم کا یہ بند پورے کا پورا تصوف میں ڈھلا ہوا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا میں بھیجنے سے پہلے جب ایک ہی دن ساری روحوں کو اللہ نے تخلیق کیا اور پھر دنیا میں بھیجنے سے قبل وعدۂ الست میں مجھے اپنی اطاعت میں لینے کا عہد لیا تھا۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں پوری طرح سے اللہ کا اطاعت گزار بندہ بنوں گا۔ مگر افسوس کہ اس دنیا میں آ کر جب میں نے ہوش سنبھالا تو اس دنیا کی چمک دمک سے میری آنکھیں خیرہ ہوگئیں اور میں اپنے وعدے کو بھول گیا۔ میں گناہوں کے منجدھار میں ڈوب گیا۔ دنیاداری کی لالچ نے مجھے صراطِ مستقیم سے بھٹکا دیا اور میری کشتی کا رُخ اَن دیکھے طوفانوں میں گھر گیا۔ خدا نے مجھے دردِ دل کے واسطے پیدا کیا تھا مگر افسوس کہ میں نے خدمتِ خلق کی بجائے اپنے آپ سے محبت، جھوٹ، غیبت، خودغرضی اور حسد کے پتھروں سے اپنا دامن بھر لیا۔ اس بند میں شاعر کفِ افسوس ملتا ہے اور خدا سے فریاد کرتا ہے کہ مجھے تکبر اور گناہوں سے بچالے اور راہِ راست پر ڈال دے۔

مشق

ا۔ نظم ''پیامِ لطیف'' کے متن کے مطابق مصرے مکمل کریں۔

(الف) تیری ہی ذات ________

(ب) ________ ، ربِ رحم

(ج) تیرا ہی آسرا ہے ________

(د) ________ کے ساتھ جس نے بھی

(ہ) جس نے اُس ________ کو

جواب

(الف)	اوّل و آخر	(ب)	رازقِ کائنات	(ج)	ربِّ کریم	(د)	ایمانِ کامل	(ہ)	قادرِ حقیقی

۲۔ نظم ''پیامِ لطیف'' کے متن کے مدِنظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر نے کس کا آسرا ڈھونڈا ہے؟

جواب: شاعر نے ربِ تعالیٰ کا آسرا ڈھونڈا ہے۔

(ب) شاعر کے نزدیک دوسروں پر فوقیت کس کو ملتی ہے؟

جواب: جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مقام و مرتبہ پہچانا شاعر کے نزدیک اُسے دوسروں پر فوقیت ملتی ہے۔

(ج) شاعر نے ''تُو ہی اعلیٰ ہے اور تُو ہی علیم'' کسے کہا ہے؟

جواب: شاعر نے ''تُو ہی اعلیٰ ہے اور تُو ہی علیم'' بے شک اللہ تعالیٰ کو کہا ہے۔

(د) ''شش جہات'' سے کون کون سی جہت مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد چھ سمتیں ہیں۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے، اوپر نیچے۔

www.ilmkidunya.com

(ہ) شاعر نے گوہرِ بے بہا کو چھوڑ کر کس چیز سے اپنا دامن بھر لیا ہے؟

جواب: شاعر نے گوہرِ بے بہا کو چھوڑ کر اپنا دامن سنگ ریزوں سے بھر لیا ہے۔

(و) شاعر کی کشتی کے رُخ کو کس چیز نے موڑ دیا ہے؟

جواب: دنیا کی لالچ اور گناہوں نے شاعر کی کشتی کے رُخ کو موڑ دیا ہے۔

۳۔ کالم (الف) کو کالم (ب) کے ساتھ اس طرح ملائیں کہ نظم "پیامِ لطیف" کے مصرعے مکمل ہو جائیں۔

کالم (الف)
تیرا ہی آسرا ہے
تُو ہی اعلیٰ ہے
فوقیت اُس کو
رازقِ کائنات
سنگ ریزوں سے
اپنی غفلت سے

کالم (ب)
اور تُو ہی علیم
دوسروں پہ ملی
ربّ کریم
بھر لیا دامن
مَیں نے توڑ دیا
ربّ رحیم

جواب:

کالم (الف) اور کالم (ب)
تیرا ہی آسرا ہے ربّ رحیم
تُو ہی اعلیٰ ہے اور تُو ہی علیم
فوقیت اُس کو دوسروں پہ ملی
رازقِ کائنات ربّ کریم
سنگ ریزوں سے بھر لیا دامن
اپنی غفلت سے مَیں نے توڑ دیا

۴۔ نظم "پیامِ لطیف" کے درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

آسرا تمنا توصیف رازق دُنیا کشتی عہد موج

جواب:

الفاظ	جملے
آسرا	اصغر کو اپنے ماں باپ کا بہت بڑا آسرا تھا۔
تمنا	میری تمنا ہے کہ میں بہترین مصور بنوں۔
توصیف	اللہ تعالیٰ کی توصیف بیان کرنا میرے بس سے باہر ہے۔
رازق	ہمارا رازق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
دُنیا	یہ دُنیا جی لگانے کی جگہ نہیں ہے۔

www.ilmkidunya.com

کشتی	ملاحوں کی کشتی آرام سے کنارے پہنچ گئی۔
عہد	مغلیہ عہد میں شان دار باغ اور قلعے بنے۔ کیا تمھیں اللہ سے کیا عہد یاد نہیں؟
موج	وہ ہر وقت اپنی ہی موج میں رہتا ہے۔

علمِ بدیع: بدیع کے لغوی معنی تو انوکھا، نادر یا نئی چیز کے ہیں لیکن اُردو ادب کی اصطلاح میں علمِ بدیع اُس علم کو کہتے ہیں جس سے تحسین و تزئینِ کلام کے طریقے معلوم ہوتے ہیں۔ علمِ بدیع کی دو قسمیں ہیں: صنائع لفظی اور صنائع معنوی، یعنی لفظوں اور معنوں کے لحاظ سے نکات اور باریکیاں بیان کرنا۔ صنائع لفظی و معنوی کا بیان بڑا تفصیل طلب ہے اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں سے معنوی لحاظ سے یہاں صرف تین اقسام کو بیان کیا گیا ہے۔

صنعتِ تلمیح: تلمیح کے لغوی معنی ہیں: اشارہ کرنا۔ ادب کی اصطلاح میں کلام میں کسی مشہور قصے، واقعے، شخصیت، جگہ، داستان یا روایت کی طرف اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ کیجیے:

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی   میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

اس شعر میں "ابنِ مریم"، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے جو مُردوں کو بحکم ربی زندہ کیا کرتے تھے۔

صنعتِ تکرار: تکرار کے لفظی معنی ہیں: بار بار دہرانا لیکن اصطلاح میں صنعت تکرار ایسی صنعت کو کہتے ہیں جہاں مصرعوں یا شعروں میں ایک لفظ کو دو بار یا دو سے زیادہ بار دہرایا جا سکے۔ جیسے: کیسے کیسے، کہاں کہاں، رفتہ رفتہ وغیرہ۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ کیجیے۔

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

صنعتِ تضاد: علمِ بدیع کی اصطلاح میں کلام میں دو ایسے الفاظ استعمال کرنا جو ایک دوسرے کے متضاد یا اُلٹ ہوں۔ مثال کے طور پر ہنسنا اور رونا، سیاہ اور سفید، اُمید و نا اُمیدی، رنج اور خوشی، مقدم اور موخر، زمین اور آسمان وغیرہ۔ مثلاً یہ شعر:

ہزار مرتبہ بہتر ہے بادشاہی سے   اگر نصیب تیرے کوچے کی گدائی ہو

اس شعر میں "بادشاہی اور گدائی" کے الفاظ ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

۵۔ درج ذیل اشعار میں نشان دہی کریں کہ صنعتِ تلمیح، صنعتِ تکرار یا صنعتِ تضاد میں سے کون سی صنعت استعمال ہوئی ہے۔

جواب:
- سنگ ریزوں سے بھر لیا دامن   گوہرِ بے بہا کو چھوڑ دیا (صنعتِ تضاد)
- موجِ طوفانِ معصیت نے آہ!   میری کشتی کے رُخ کو موڑ دیا (صنعتِ تلمیح)
- ہائے وہ عہد جس کو اے مالک!   اپنی غفلت سے میں نے توڑ دیا (صنعتِ تکرار)

تلخیص نگاری:

تلخیص نگاری سے مراد کسی اقتباس یا عبارت کا خلاصہ اس طرح بیان کرنا ہے کہ اُس کا اختصار تقریباً جامع الفاظ میں ظاہر ہو جائے۔ تلخیص کرتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

www.ilmkidunya.com

- تلخیص اصل جملے یا اقتباس کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔
- تلخیص میں مترادف الفاظ کا استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ جامع قسم کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔
- تلخیص میں تشبیہ یا مثال نہیں دیا کرتے۔
- اگر تلخیص میں ایک یا دو اسمِ معرفہ قبیل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو وہ تلخیص میں ضرور آ جائیں گے۔
- تلخیص کا عمل تشریح کے عمل کے متضاد ہوتا ہے یعنی کم از کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مفہوم ادا کیا جاتا ہے۔

مثالیں: مثلاً ذیل کے دو جملوں کی تلخیص یوں ہوگی:

میں نے آج یکم اکتوبر بروز جمعرات سکول میں اُردو کے مضمون کا ٹیسٹ دیا۔

- میں نے آج سکول میں اُردو کا ٹیسٹ دیا۔

گزشتہ دنوں اتوار کے روز ہم سب بہن بھائیوں نے اپنے والدین کے ہم راہ چڑیا گھر دیکھا۔

- اتوار کو ہم نے چڑیا گھر دیکھا۔

۶۔ درج ذیل جملوں کی تلخیص کریں۔

(الف) جنابِ عالی! میں آپ کی ہر بات پر سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔

جواب: جناب! میں آپ کا فرماں بردار ہوں۔

(ب) ہم نے احمد سے زیادہ عدل و انصاف، جرأت و ہمت، لطف و کرم اور جود و سخا کا حامل شخص نہیں دیکھا۔

جواب: احمد سب سے زیادہ منصف، دلیر، رحم دل اور سخی ہے۔

سرگرمیاں:

- تمام طلبہ اپنے استاد کی راہ نمائی میں یا انٹرنیٹ سے سندھ کے صوفی شاعر شاہ عبدالطیف بھٹائی کے بارے میں معلومات کو چارٹ پر لکھیں۔ جس کا چارٹ اوّل آئے، اُسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیا جائے۔
- نظم ''پیامِ لطیف'' میں جو پیام بیان ہوا ہے، اُسے طلبہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

اشاراتِ تدریس:

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ہر زبان کا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ جب ایک زبان کی تحریر کا دوسری زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے تو دونوں زبانوں کے مزاج کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو شاہ عبدالطیف بھٹائی کے مزار کی کوئی واضح سی تصویر یا مووی دکھائیں اور اُن سے استفسار کریں کہ انھوں نے اس تصویر یا مووی سے کیا اخذ کیا؟

۳۔ اساتذہ طلبہ کو شیخ ایاز کا کوئی اور منظوم اقتباس پڑھ کر سنائیں اور اس بارے میں گفت گو کریں۔

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

(1) شاہ عبداللطیف بھٹائی شاعر تھے:

(الف) بلوچی کے (ب) پنجابی کے (ج) سندھی کے ✓ (د) اُردو کے

(2) شاہ عبداللطیف نے اپنی شاعری کے ذریعے درس دیا:

(الف) صوبائیت کا (ب) سیاست کا (ج) نفرت کا (د) رواداری کا ✓

(3) سندھی زبان میں ریت کے ٹیلے کو کہتے ہیں:

(الف) مینا (ب) بھٹ ✓ (ج) بھٹہ (د) ٹیلا

(4) شاہ عبداللطیف بھٹائی کے کلام کا اُردو میں منظوم ترجمہ کیا:

(الف) شیخ امتیاز نے (ب) شیخ نیاز نے (ج) شیخ ایاز نے ✓ (د) شیخ سرفراز نے

(5) صرف اور صرف ہمیں آسرا ہے:

(الف) انسانوں کا (ب) دنیا کا (ج) لوگوں کا (د) ربّ تعالیٰ کا ✓

(6) سب سے کریم اور رحیم ذات ہے میرے:

(الف) دوست کی (ب) اللہ کی ✓ (ج) استاد کی (د) ابا کی

(7) دنیا میں فوقیت حاصل ہوتی ہے:

(الف) دولت والے کو (ب) اقتدار والے کو (ج) عہدے والے کو (د) نبی کریمؐ کو پہچاننے والے کو ✓

(8) پیامِ لطیف کے کلام میں شاعر نے ذکر کیا ہے:

(الف) حضرت موسیٰؑ کا (ب) حضرت محمدؐ کا ✓ (ج) حضرت عیسیٰؑ کا (د) حضرت دانیالؑ کا

(9) میری کشتی کے رُخ کو موڑ دیا ہے:

(الف) طوفانی بارش نے (ب) لال آندھی نے (ج) موجِ طوفانِ معصیت نے ✓ (د) پتھروں نے

(10) انسان بھول گیا رب سے کیے ہوئے اپنے:

(الف) عمل کو (ب) وفا کو (ج) گزارش کو (د) عہد کو ✓

جواب

(د)	(5)	(ج)	(4)	(ب)	(3)	(د)	(2)	(ج)	(1)
(د)	(10)	(ج)	(9)	(ب)	(8)	(د)	(7)	(ب)	(6)

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

(1) شاہ عبداللطیف بھٹائی کا شمار کن شخصیات میں ہوتا ہے؟

جواب: شاہ عبداللطیف بھٹائی کا تعلق سندھ کی بزرگ شخصیات میں ہوتا ہے۔

(2) شاہ عبداللطیف بھٹائی کس وجہ سے مشہور تھے؟

جواب: آپ اپنی صوفیانہ شاعری محبت، امن اور رواداری کا گہوارہ ہونے کی وجہ سے مشہور تھے۔

(3) شاہ عبداللطیف بھٹائی نے اپنے کلام کے ذریعے کیا پیغام دیا؟

جواب: شاہ عبداللطیف بھٹائی نے اپنے کلام میں محبت، امن، رواداری، بھائی چارے اور مساوات کا پیغام دیا۔

(4) شاہ عبداللطیف بھٹائی کی کتاب کس نام سے مشہور ہے؟

جواب: شاہ عبداللطیف بھٹائی کی کتاب ''شاہ جو رسالو'' کے نام سے مشہور ہے۔

(5) شیخ ایاز کا پورا نام کیا ہے؟

جواب: شیخ ایاز کا پورا نام شیخ مبارک علی ہے۔

(6) شیخ ایاز نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: آپ نے میٹرک اپنے آبائی شہر شکارپور سے کیا۔ اس کے بعد کراچی سے بی اے اور ایل ایل بی کیا۔

(7) شیخ ایاز کس پیشے سے منسلک ہوئے اور کہاں پریکٹس کرتے رہے؟

جواب: شیخ ایاز وکالت کے پیشے سے منسلک ہوئے اور کراچی سے پریکٹس شروع کی پھر سکھر آگئے۔

(8) حکومت پاکستان کی طرف سے شیخ ایاز کو کون سا اعزاز دیا؟

جواب: حکومت پاکستان کی طرف سے شیخ ایاز کو ''ہلالِ امتیاز'' دیا گیا۔

(9) شیخ ایاز کی وجہ شہرت کیا ہے؟

جواب: آپ کی وجہ شہرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کے کلام کا ترجمہ کرنا ہے۔

(10) شاعر نے کس کی ذات کو اوّل و آخر کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو اوّل و آخر کہا ہے۔

(11) علیم اور رحیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: علیم سے مراد بے انتہا علم رکھنے والا یعنی اللہ تعالیٰ ہے۔ رحیم کا مطلب ہے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا۔

(12) پیام لطیف کس مشہور شاعر کا کلام ہے؟

جواب: پیامِ لطیف سندھی صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی کا کلام ہے۔

www.ilmkidunya.com

(13) ایمانِ کامل کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایمانِ کامل سے مرا یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر مکمل ایمان رکھنا۔

(14) شاعر نے کس عہد وفا کے ٹوٹنے کی بات کی ہے؟

جواب: شاعر نے اللہ کے احکامات کو بھلا دینے کو عہدِ وفا کے ٹوٹ جانے سے جوڑا ہے۔

(15) قائم اور قدیم کس ذات کی صفات ہیں؟

جواب: قائم اور قدیم ربِّ تعالیٰ ہی کی صدات ہیں

(16) جو لوگ توحید و رسالت پر ایمان لاتے ہیں انہیں کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب: توحید و رسالت پر ایمان لانے والوں کو ایمان کامل حاصل ہونے کے بعد اللہ کی طرف سے دوسروں پر فوقیت حاصل ہو جاتی ہے۔

(17) شاہ عبدالطیف بھٹائی نے سنگ ریزے کس کو کہا؟

جواب: شاہ عبدالطیف بھٹائی نے سنگ ریزے اصل میں غلطیوں اور گناہوں کو سنگ ریزے کہا ہے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com